اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

الفضل

تار کا پتہ:۔ الفضل لاہور

روزنامہ

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

لاہور

شرح چندہ

سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

یوم سہ شنبہ

فی پرچہ ۱/-

۲۵ ذی الحجہ ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰/۶ | ۱۶ تبوک ۱۳۳۱ ہش ۔ ۱۶ ستمبر ۱۹۵۲ء | نمبر ۲۱۷

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۵ ستمبر۔ ربوہ سے بذریعہ ڈاک سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مندرجہ ذیل اطلاعات موصول ہوئی ہیں:

— ۱۲ ستمبر۔ صحت ویسی ہی ہے انگوٹھے میں درد ہو رہی ہے

— ۱۳ ستمبر۔ انگوٹھے کی درد اب تک ہے چل نہیں سکتا۔ گھٹنے میں درد کو آرام ہے۔ بازو جو سن ہو جاتا تھا اسے پورا آرام نہیں نسبتاً آرام ہے۔

— ۱۴ ستمبر۔ پاؤں میں درد اب تک جاری ہے ساتھ کچھ حرارت بھی ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

لاہور ۱۵ ستمبر۔ مکرم نواب محمد عبداللہ خان صاحب کی طبیعت آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی رہی۔ بخار ۹۹ رہا۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب مبلغ سیرالیون (افریقہ) تشریف لا رہے ہیں

لاہور ۱۵ ستمبر۔ مکرم عبدالحکیم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گنج (لاہور) اطلاع دیتے ہیں کہ کل مورخہ ۱۶ ستمبر صبح پاکستان ایکسپریس کے ذریعہ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ اسلام سیرالیون (افریقہ) سے لاہور تشریف لا رہے ہیں۔ احباب اپنے مجاہد بھائی کے خیر مقدم کے لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں سٹیشن پر تشریف لے جائیں۔

امریکہ نے مصر اور برطانیہ کے تنازعہ کو طے کرنے کیلئے اپنی خدمات پیش کر دیں

جنرل نجیب اس ہفتے کے دوران میں برطانیہ کے متعلق اپنی پالیسی کا اعلان کرینگے

قاہرہ ۱۵ ستمبر۔ مصر کے اخبارات نے یہ اطلاع شائع کی ہے کہ امریکہ نے برطانیہ اور مصر کے باہمی تنازعہ کو طے کرنے کے لئے اپنی خدمات پیش کر دی ہیں چنانچہ اس سلسلے میں کل امریکی سفیر متعینہ مصر نے جنرل محمد نجیب وزیر اعظم مصر سے ملاقات کی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ امریکہ کی یہ پیشکش دو مسائل کے حل کرنے تک محدود ہوگی اول۔ نہر سویز کے علاقہ سے برطانوی فوج کا انخلا۔ دوم۔ وادیٔ نیل کا اتحاد — قاہرہ کی اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ مصر کے وزیر اعظم جنرل نجیب اس ہفتے کے دوران میں برطانیہ کے متعلق اپنی حکومت کی بنیادی پالیسی کا اعلان کر دیں گے۔ چنانچہ آج رات مصری وزارت کی ایک ابتدائی میٹنگ طلب کی گئی ہے۔ اس میٹنگ میں مصر کے سفیر متعینہ برطانیہ کو بھی شرکت کی دعوت دی گئی ہے۔

وزیر خارجہ کی برطانوی زعماء سے ملاقات

لنڈن ۱۵ ستمبر۔ پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے کل دولت مشترکہ کے سیکرٹری لارڈ سالسبری سے ملاقات کی۔ معلوم ہوا ہے کہ اس ملاقات میں آپ نے جنیوا کی گفت وشنید کی روشنی میں مسئلہ کشمیر کی تازہ صورت حالات کے متعلق پاکستان کے نقطہ نگاہ کی وضاحت کی (داستار)

ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق وزیر خارجہ نے ※ برطانوی وزیر مملکت سے بھی ملاقات فرمائی۔ جبکہ پاکستان کے ہائی کمشنر متعینہ برطانیہ مسٹر ایم ایچ اصفہانی بھی آپکے

فرانس کے انکار کی صورت میں ثالث کا تقرر

پیرس ۱۵ ستمبر۔ نو دستور پارٹی کی پیرس شاخ کے صدر نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اگر فرانس ٹیونس کے مطالبات تسلیم کرنے سے انکار کرے تو اس جھگڑے کو طے کرنے کے لئے کسی ثالث کا تقرر عمل میں آنا چاہیئے۔

حکومت فرانس نے بے آف ٹیونس کے مراسلے کا جواب بھیجدیا

ٹیونس ۱۵ ستمبر۔ بے آف ٹیونس نے ٹیونس کے لئے مجوزہ فرانسیسی اصلاحات کے متعلق جو مراسلہ حکومت فرانس کو بھیجا تھا۔ حکومت فرانس نے اس کا جواب بھیجدیا ہے۔ اس پر صدر یو۔ اوریل کے دستخط ہیں کل یہ مراسلہ بے کے حوالے کر دیا جائے گا۔

مختصرات

حیدرآباد (سندھ) ۱۵ ستمبر۔ اندازہ لگایا گیا ہے کہ سندھ میں اس سال گیہوں کے زیر کاشت رقبہ میں ۱۸ فیصدی کمی ہوئی۔ اور اس طرح ۴۴ ہزار ٹن اناج کی کمی کی وجہ سے صوبہ کو دوچار ہونا پڑا۔

لاہور ۱۵ ستمبر۔ پنجاب اور صوبہ سرحد میں پچھلے ماہ بغیر لائسنس کے ریڈیو قبضہ میں رکھنے کے الزام میں گیارہ اشخاص کے چالان کئے گئے۔ ۱۰ اشخاص کو دس روپے سے سو روپے تک جرمانے کئے گئے ایک شخص بری کر دیا گیا۔

بیروت ۱۵ ستمبر۔ لبنان میں صدر کے اختیارات کو محدود کرنے اور رشوت ستانی کو دور کرنے کے لئے انتظامات کے مسئلہ پر مخالف پارٹی نے ہڑتال کرنے کی جو اپیل کی تھی۔ اس کی بناء پر ملک میں وسیع پیمانے پر آج سے ہڑتال شروع ہوگئی ملک کی عارضی کابینہ نے ہڑتال کی مخالفت کی ہے

کراچی ۱۵ ستمبر۔ پاکستان کے دو تباہ کن جہاز "طغرل" اور "طارق" جو حج کے ایام میں دوستانہ دورہ کے لئے جدہ گئے تھے۔ آج کراچی واپس آگئے۔

پوسان ۱۵ ستمبر۔ آج اقوام متحدہ کے ہوائی جہازوں نے شمالی کوریا میں منچوریا کی سرحد کے قریب ریلوے لائن پر زبردست بمباری کی ہے

پیکنگ ۱۵ ستمبر۔ پیکنگ ریڈیو نے خبر دی ہے۔ کہ ہندوستان اور چین کی عوامی جمہوریہ کے درمیان اس بات پر سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ کہ چین بمبئی میں اپنا قونصل خانہ کھولے گا۔ اور ہندوستان تبت کے دارالحکومت لاسہ میں۔

کراچی ۱۵ ستمبر۔ کل کراچی سے ۴۰ میل دور لاس بیلہ کی سرحد پر ایک پاکستان کا ٹائیگر موتھ ہوائی جہاز گر پڑا ایک جماعت ہوائی جہاز کو کراچی واپس لانے کے لئے روانہ کی جا چکی ہے۔ تحقیقات کا حکم بھی دیا جا چکا ہے۔ ہوائی جہاز میں نواب خسرو سوار تھے جن کو معمولی چوٹیں آئی ہیں

مسٹر محمد علی بین الاقوامی مالی فنڈ کے بورڈ کے صدر منتخب ہو گئے

کراچی ۱۵ ستمبر۔ وزیر خزانہ مسٹر محمد علی بین الاقوامی مالی فنڈ کے بورڈ کے صدر منتخب ہو گئے ہیں۔ وہ بورڈ کے اگلے اجلاس کی صدارت کریں گے۔ پاکستان کی وزارت خزانہ کا قلمدان بھی بدستور انہی کے پاس رہے گا۔ نیز عالمی بنک کے صدر بھی آپ ہی ہونگے

گورنر جنرل راولپنڈی روانہ ہو گئے

لاہور ۱۵ ستمبر گورنر جنرل مسٹر غلام محمد جو دو روزہ دورہ پر لاہور آئے ہوئے تھے۔ آج بذریعہ ہوائی جہاز راولپنڈی روانہ ہو گئے۔ وزیر داخلہ مسٹر مشتاق احمد گورمانی بھی آپ کے ساتھ ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اعلیٰ و برتر مقام

"اگر اس جگہ یہ استفسار ہو کہ پھر جناب سیدنا و مولانا سید الکل و افضل الرسل حضرت خاتم النبیین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے کونسا درجہ باقی ہے سو واضح ہو کہ وہ ایک اعلیٰ مقام اور برتر مرتبہ ہے۔ جو اسی کی ذات کامل الصفات پر ختم ہو گیا۔ جس کی کیفیت کو پہنچنا بھی کسی دوسرے کا کام نہیں۔ چہ جائیکہ وہ اور کسی کو حاصل ہو سکے"۔

(توضیح مرام صفحہ ۲۳ مطبوعہ ۱۸۹۱ء)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۱۴/۲ میکلیگن روڈ لاہور شائع کیا۔

زیادہ جوش، زیادہ اخلاص اور زیادہ مستعدی دکھلانے کا موقعہ

آج اسلام پر جو مصیبت کا زمانہ ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ دشمن اس پر ہر طرف سے حملہ آور ہیں۔ اسلام پر اس سے بڑھ کر خطرناک وقت نہیں گذرا۔

شیطان اپنی ساری فوجوں کو لیکر آیا ہے۔ اور اسلام کی حالت اس وقت ایک ایسے دودھ پیتے بچہ کی مانند ہے۔ جو جنگل میں پڑا ہو۔ اور اس پر چاروں طرف سے درندے حملہ آور ہوں

کیا ایسی حالت میں آپ کا یہ فرض نہیں۔ کہ آپ اپنی وہ قربانی جو تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت کے لئے سالہا سال سے باقاعدہ کرتے آ رہے ہیں۔ اس میں نہ صرف اپنا وعدہ ہی پورا کریں۔ بلکہ اس وعدہ میں موجودہ حالات اور ضرورت کے لحاظ سے اضافہ کر کے ادا کریں۔ اور یہ ادائیگی اب ہونی بھی فوری چاہیئے۔ کیوں! اس لئے کہ آپ کے وعدہ کا آخری وقت قریب آگیا۔ جب کسی کام کی آخری میعاد قریب آجائے۔ تو ایسے موقعہ پر "تحریک جدید" کے چندے کی ادائیگی۔ زیادہ جوش۔ زیادہ اخلاص اور زیادہ مستعدی سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ان آخری سالوں میں زیادہ اخلاص دکھلائے گا۔ اگر بالفرض اس سے پہلے سالوں میں کوئی سستی بھی ہوئی ہوگی۔ تو خدا تعالےٰ کہے گا۔ کہ جیسے میں موت کے وقت کے اخلاص کی قدر کرتا ہوں۔ اسی طرح میں اخلاص کی قدر کروں گا۔ (الفضل یکم ستمبر ۱۹۴۱ء)

وعدے زیادہ توجہ سے وصول ہونے چاہئیں۔ پس ہر وہ شخص جو تحریک جدید میں شامل ہے۔ لیکن اس نے اب تک اپنا وعدہ تاحال سو فی صدی پورا نہیں کیا۔ وہ آج کی ضرورت حقہ کے ماتحت اپنے وعدہ میں اضافہ کر کے ادا کرے۔ تا اس طرح آخر سال میں دینے کے سبب کچھ تلافی بھی ہو سکے۔ وہ جو دل میں یہ فیصلہ کئے بیٹھے ہیں۔ کہ اکتوبر یا نومبر میں دیں گے۔ وہ بھی اپنے اندر حرکت پیدا کریں۔ اور بجائے اکتوبر یا نومبر میں آخری وقت اور سب سے آخر دینے کے اس ماہ ستمبر میں زیادہ ثواب حاصل کرنے والے ہی بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے آمین۔ (وکیل المال تحریک جدید)

کیا آپ نے چندہ نشر و اشاعت ادا کر دیا۔؟

خدا کے فضل سے صیغہ نشر و اشاعت کا کام وسیع تر ہوتا جا رہا ہے۔ اور لٹریچر کی مانگ روز بروز بڑھتی جا رہی ہے۔ اس صیغہ کو صدر انجمن کی طرف سے کوئی مالی امداد نہیں ملتی۔ اشاعت لٹریچر کے جملہ اخراجات جماعتوں اور افراد کی طرف سے آنے والے چندوں اور عطیہ جات سے ہی پورے کئے جاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس غیر معین طریق امداد سے کوئی معین سکیم اشاعت لٹریچر کی چلائی نہیں جا سکتی۔ گذشتہ جمعہ تمام جماعتوں کو بذریعہ چٹھی ان کے حصہ داری چندہ نشر و اشاعت سے مطلع کر دیا گیا تھا۔ ہر جماعت کے حصہ ایک قلیل رقم آتی ہے۔ بعض جماعتوں نے تو فوراً ہی کمشت چندہ ادا کر دیا۔ بعض نے باقساط۔ اور بعض نے ایک معین عرصہ کے اندر اندر ادا کرنے کا وعدہ کیا۔ مگر ایک کثیر تعداد جماعتوں کی ایسی ہے۔ جن کی طرف سے ابھی تک کوئی اطلاع نہیں آئی۔ ذمہ دار احباب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وقت کی پکار اور تبلیغ کی ضرورت و اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے حصہ کا چندہ نشر و اشاعت فوری طور پر ادا کریں۔ یا وعدہ کریں کہ فلاں وقت تک ادا کر دیں گے۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

خریداران "درویش" متوجہ ہوں

جن احباب کا رسالہ درویش کے پہلے سال کا چندہ ماہ اگست ۵۲ء میں ختم ہو گیا ہے۔ وہ از راہ کرم نئے سال کے لئے -/-/۵ روپے جلد از جلد پاکستان میں دفتر محاسب ربوہ بمد چندہ درویش قادیان میں اور ہندوستان میں براہ راست بنام منیجر درویش قادیان منی آرڈر فرماویں۔ بیرونی ممالک کے لئے -/۸/۷ روپے چندہ ہے۔

آپ کی طرف سے چندہ نہ آنے کی صورت میں آئندہ کا پرچہ آپ کے نام وی۔ پی ہوگا۔ جسے وصول کرنا آپ کا اخلاقی فرض ہوگا۔ وی پی کی صورت میں موازی ۸ ر زائد ڈاک خرچ پڑ جاتا ہے۔

بقایا دار فوری طور پر بقایا جات ادا فرمائیں۔ (منیجر درویش)

درخواست ہائے دعا: میری پوتی چند دنوں سے سخت بخار سے تکلیف میں ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں خاکسار فضل کریم احمدی مالو کے بھگت ضلع سیالکوٹ حال لاہور (۲) میں آج کل چند ایک پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ نیز میری صحت دن بدن خراب ہو رہی ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری پریشانیاں اور صحت دور فرما دے (شیخ ارشاد احمد احمدی دستیش ماسٹر بابو ال ریلوے سٹیشن ضلع گوجرانوالہ)

مطالعہ کتب اور خدام

احمدی نوجوانوں میں کتب سلسلہ کے مطالعہ کی باقاعدگی اور اس کے مفید نتائج سے آگاہی کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے ماتحت شعبۂ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ہر سہ ماہی پر بعض مخصوص کتب معین کر دی جاتی ہیں۔ اور ان کے باقاعدہ اعلان کے بعد خدام سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ اُن کا مطالعہ کرتے ہوں گے۔ گذشتہ سہ ماہی میں بعض کتب کا اعلان کر دیا گیا تھا۔ اب آئندہ سہ ماہی (ستمبر۔ اکتوبر۔ نومبر) میں مندرجہ ذیل کتب معین کی جاتی ہیں۔ امید ہے خدام ان ایام میں زیادہ سے زیادہ ان کا مطالعہ کریں گے۔ اور زعماء کرام اور قائدین حضرات مقامی طور پر خدام سے چند آسان سوالات دریافت کر کے ان کے اسماء سے مرکز کو مطلع کر دیں گے۔ تا سال کے اختتام پر ان خدام کو جنہوں نے مقررہ کتب پڑھ پائی ہوں مرکز کی طرف سے سند دی جا سکے۔

(۱) ازالہ اوہام (۲) تحفہ گولڑویہ (۳) نسیم دعوت (۴) تذکرۃ الشہادتین (۵) الوصیۃ

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تعلیم الاسلام کالج لاہور!

بی اے۔ بی۔ ایس سی کی تھرڈ ایئر کلاس اور ایم۔ اے۔ ایم ایس سی کا داخلہ ۲ اکتوبر ۵۲ء سے شروع ہو کر دس روز تک جاری رہے گا۔ طلباء کو چاہیئے کہ وہ اپنے پروویژنل اور کیریکٹر سارٹیفکٹ کالج کے مجوزہ داخلہ فارم کے ساتھ پیش کریں۔ پرنسپل سے انٹرویو روزانہ ۹ بجے سے ۱۲ بجے تک ہوگا وظائف اور دیگر مراعات مستحق اور غریب طلبہ کو دی جاتی ہیں۔ سیکنڈ اور فورتھ ایئر میں داخلہ بھی انہیں ایام میں ہوگا۔

(صاحبزادہ) حافظ مرزا ناصر احمد ایم۔ اے آکسن۔ پرنسپل،

قیام مجالس انصار اللہ۔ اور عہدہ داران انصار کا تقرر

مندرجہ ذیل جماعتوں کی مجالس انصار اللہ کے لئے ذیل کے عہدہ داران انصار کا تقرر عمل میں لایا گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے۔ کہ اُن کے فرائض منصبی کی سرانجام دہی میں اُن سے تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

مجلس انصار اللہ۔ جماعت احمدیہ مالیر کینٹ
زعیم:۔ چوہدری احمد جان صاحب سابق امیر جماعت راولپنڈی
سیکرٹری:۔ ملک عزیز احمد صاحب ہیڈ ڈرافسمین

مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ چک ۶۵ گ ب ضلع لائلپور
زعیم:۔ چوہدری عبد العزیز صاحب
سیکرٹری:۔ چوہدری اللہ دتہ صاحب

مجلس انصار اللہ جماعت احمدیہ طالب آباد ضلع نواب شاہ۔ (سندھ)
زعیم:۔ چوہدری الف دین صاحب

انصار اللہ جماعت احمدیہ پاکپٹن
زعیم چوہدری غلام احمد خان صاحب ایڈووکیٹ ہائیکورٹ
سیکرٹری:۔ ڈاکٹر سید امتیاز حسین صاحب

" " Krarc (E. Pakistan)
زعیم:۔ Afsar ud Din
سیکرٹری:۔ Sarajud Din Ahmad

مندرجہ ذیل مجالس انصار اللہ کے عہدہ داران کا ضمنی انتخاب عمل آیا ہے۔

مجلس انصار اللہ ربوہ بلاک الف
زعیم:۔ بجائے بابو کرامت اللہ صاحب کے۔ مولوی عبد اللطیف صاحب
سیکرٹری تبلیغ:۔ بجائے مولوی عبد اللطیف صاحب قریشی فضل حق صاحب

" احمد نگر ضلع جھنگ
مہتمم عمومی:۔ بجائے ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب بنگالی منشی عبد الخالق صاحب

سرگودھا
مہتمم ":۔ " خان عبد الرحیم خان صاحب۔ ڈاکٹر اے۔ آر صوفی

روزنامہ الفضل — لاہور
مورخہ ۱۶ ستمبر ۵۲ء

ایک کروڑ کا مطالبہ

میاں اختر علی خاں روزنامہ زمیندار کے مدیر مسئول نے صدارتی تقریر میں جو آپ نے کسی ماہر ادیب سے لکھوا کر حافظ آباد کی کانفرنس میں پڑھ کر سنائی ہے۔ فرمایا ہے :-

"مسلمانوں کو عام طور پر یہ شکایت رہی ہے کہ ان کے روپیہ کو خرد برد کیا گیا ہے۔ اس شکایت کو رفع کرنے کے لئے اس مرتبہ ایک منظم جماعت بنا دی گئی ہے۔ جو آمد و خرچ پر کڑی نگرانی رکھے گی۔ اور ایک پائی بھی ادھر اُدھر ضائع نہیں ہونے دیگی۔ تمام حساب کتاب ایک بنک کے سپرد کر دیا گیا ہے اور آپ میں سے ہر شخص کو اجازت ہے۔ کہ وہ جائے اور بنک میں جا کر ایک ایک پائی کا محاسبہ کر کے اپنا اطمینان کر لے۔" (روزنامہ زمیندار ۱۵ ستمبر ۵۲ء)

الفاظ کی سحر کاری سے عوام کو فریب دینے کی مثال شاید اس سے بڑھ کر اور کوئی نہیں ہوگی۔ مگر ہم میاں اختر علی خاں صاحب کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ ان الفاظ سے سب سے زیادہ فریب کھانے والے تو خود آپ ہیں۔ آپ خود یہ فریب کھا رہے ہیں۔ کہ اس تقریر کے لکھنے والے نے نچے تلے الفاظ میں کمال فنکاری کے ساتھ عوام سے چندہ بٹورنے کے عام فریب کو ایک نئے موثر انداز سے بیان کر دیا ہے اس لئے عوام جو خلافت۔ کشمیر۔ مسجد شہید گنج وغیرہ سینکڑوں ایسی تحریکوں کے جال میں گرفتار ہو ہو کر اب کافی تجربہ کار ہو چکے ہیں۔ پھر آپ جیسے پرانے شکاریوں کے نئے جال میں ضرور پھنس جائیں گے۔ ہمیں آپ کو یہ بتانے کی ضرورت نہیں کہ یہ آپ کی انتہائی سادہ لوحی اور پرلے درجہ کی خود فریبی ہے۔ کیونکہ آپ کو اب تک کافی علم ہو چکا ہے۔ کہ عوام آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو اچھی طرح جانتے پہچانتے ہیں۔ کیا آپ اور آپ کے ساتھی وہی لوگ نہیں ہیں۔ جنہوں نے تحریک خلافت میں چندوں کے ڈھیر جمع کئے۔ تحریک کشمیر میں منوں چاندی اور سیروں سونا غریب اور خوش اعتقاد مسلمان بیٹیوں اور ماؤں کے ہاتھوں اور کانوں سے اتروایا۔ اور تحریک مسجد شہید گنج میں مسلمانوں کے گاڑھے پسینہ کی کمائی دونوں ہاتھوں سے لوٹی۔ مگر وہ ڈھیروں چندہ۔ وہ منوں چاندی۔ اور سیروں سونا اور مسلمانوں کے گاڑھے پسینہ کی کمائی اس طرح ہضم کر گئے۔ کہ ڈکار تک نہ لیا۔

کیا عوام آپ کو اور آپ کے والد بزرگوار کو نہیں جانتے؟ کیا وہ حضرات صاحبزادہ فیض الحسن۔ شیخ حسام الدین۔ اور تاج الدین انصاری کی رگ رگ سے واقف نہیں ہیں؟ اور کیا عوام کو وہ وقت بھول گیا ہے۔ یا وہ فقرہ فراموش ہو گیا ہے۔ کہ جب جلسہ عام میں عوام حساب کتاب کا مطالبہ کرتے تو کہا جاتا

اس وقت جہاد ہو رہا ہے۔ جہاد کے خرچ کا حساب و کتاب کیا؟

کیا عوام آپ ایسے "مجاہدین اسلام" کے کارنامے کبھی بھول سکتے ہیں؟ کیا وہ اب آپ کی لکھی لکھائی تقریر کے ان الفاظ سے جن میں کا ایک ایک لفظ آپ کی اور آپ کے ساتھیوں کی تاریخ چندہ خوری کا راز وا شگاف کر رہا ہے۔ اور آپ کی توند کو سلامی دے رہا ہے۔ دھوکے میں آ سکتے ہیں؟ آپ کا خیال ہے۔ کہ عوام نے پہلے کبھی یہ اعترافی الفاظ نہیں سنے کہ

مسلمانوں کو عام طور پر شکایت رہی ہے۔ کہ آپ کے روپیہ کو خرد برد کیا گیا ہے۔

جب کبھی آپ نیا جال لائے ہیں۔ تو آپ نے اپنی چندہ خوری کا پہلے بھی ایسے ہی الفاظ میں اعتراف کیا ہے۔ آپ ان الفاظ کو ہمیشہ علی بابا اور چالیس چوروں کے جادو کے الفاظ "سم سم" کے طور پر استعمال کرتے رہے ہیں۔ اور ساتھ ہی حفاظت چندہ کی نئی نئی سکیم ہر دفعہ پیش کرتے چلے آئے ہیں۔ اور ہر دفعہ جب مسلمانوں نے آپ کی تجوریاں بھرپور کر دیں۔ اور آپ کے دوزخ شکم کے لئے ایندھن با افراط جمع ہو گیا۔ تو بنک ٹوٹ گئے۔ اور کڑی نگرانی کرنے والی منظم جماعتیں درہم برہم ہو گئیں۔ آپ اپنے اخبار کے دفتر میں دبک گئے۔ شیخ حسام الدین کانگرس میں پناہ گزین ہو گئے۔ صاحبزادہ فیض الحسن پیری مریدی میں لگ گئے۔ اور شاہ صاحب روپوش ہو گئے۔ اور پائی پائی کا محاسبہ کرنے والوں کو بھاگتے چور کی لنگوٹی بھی کہیں نظر نہ آئی۔ اور تحریک خلافت۔ تحریک کشمیر اور تحریک مسجد شہید گنج۔ بچاری اپنے اپنے وقت پر اپنی اپنی موت آپ ہی مر گئیں۔

اب تحریک "استیصال" مرزائیت "کو چندہ بٹورنے کا آلۂ کار بنانے کی سوجھی ہے۔ یہ وہی تحریک ہے۔ جس کی آبیاری میاں اختر علی خاں صاحب کے والد ماجد ۱۹۰۶ء سے کرتے چلے آئے ہیں۔ کہ بوقت ضرورت کام آئے گی۔ آخر وہ وقت آ ہی گیا۔ اور آپ نے "ایک کروڑ" روپیہ کی اپیل داغ دی ہے۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ آپ کے والد ماجد احمدیت کے استیصال کے لئے پینتالیس سال جتنی کوشش کرتے رہے ہیں۔ اتنی ہی احمدیت دن دونی اور رات چوگنی ترقی کرتی رہی ہے۔ اس کا فائدہ یہ ہوا ہے۔ کہ اب اس کے استیصال کے لئے بڑی آسانی سے "ایک کروڑ" کی اپیل کی جا سکتی ہے۔ اب آپ کہہ سکتے ہیں۔ کہ اتنی عظیم الشان جماعت کی جڑیں اکھاڑنے کے لئے جس کی شاخیں مشرق و مغرب تمام دنیا کے ممالک میں پھیل چکی ہیں۔ ایک کروڑ تو ایسا ہے۔ جیسا اونٹ کے منہ میں زیرہ۔ اس کا تو نام سنتے ہی مسلمان دھڑا دھڑ روپیہ دینے لگیں گے۔ ایک کروڑ کا تو نام ہی ہے معلوم نہیں کتنے کروڑ آ جائے۔ اور تقسیم کے بعد توند بھی تو بے تحاشا بڑھ گئی ہے۔ اور اتنی بے تحاشا کہ "دیر ملاپ پریس" جیسے اتنے بڑے مطبع کا بھی کہیں پتہ نہیں چلتا۔

چونکہ عوام پوچھ سکتے ہیں۔ کہ آپ تو احمدیت کو حکومت سے غیر مسلم اقلیت دلانا چاہتے ہیں۔ اور حکومت اپنی ہے۔ تو ایک کروڑ کی ضرورت کیا ہے؟ جماعت اسلامی کی طرح کارڈوں پر دستخط کروائیے اور بھیج دیجئے۔ اس کے جواب کے لئے آپ نے اپنی سکیم میں یہ بتایا ہے۔ کہ احمدیت کے استیصال کے لئے پاکستان کے باہر غیر ممالک میں بھی تو جدوجہد کرنی ہے۔ کیونکہ وہاں "زمیندار" نے جو اشاعت اسلام کے مشن کھول رکھے ہیں۔ "مرزائی" ان کو چلنے نہیں دیتے۔ اور پھر اپنے ملک والوں کو ہی صرف ہمارے اسلامی جہاد کا علم کیوں ہو۔ غیر مسلموں کو بھی تو ان کے گھر میں جا کر بتانا چاہیئے۔ کہ اسلام کے "اصلی" ستون تو ہم ہیں۔ اور یہ جو "مرزائی" کہتے پھرتے ہیں۔ کہ اسلام کا اصول ہے۔ کہ لا اکراہ فی الدین " یہ ان کا خود ساختہ ہے۔ حالانکہ اسلام کا اصول ہے۔ کہ جہاں کافر ملے۔ گردن مار دو۔ اور ہم عیسائیوں سے کہیں گے۔ ذرا مرزائیوں سے پوچھو تو سہی۔ تمہارے خداوند خدا جیس کرائسٹ کے متعلق ان کا کیا خیال ہے۔ دنیا جانتی ہے۔ کہ تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے۔ جہاں جہاں مرزائی جائیں گے۔ ہم ان کا پیچھا کریں گے۔ اور انہیں عیسائیوں سے ذلیل و رسوا کرائیں گے۔ اس لئے لاؤ ایک کروڑ۔ افریقہ عرب سے بہت قریب ہے۔ معمولی کشتیوں سے کام چل گیا تھا۔ اب تو ساری دنیا میں ہمیں ہوائی جہازوں پر جلد از جلد پہنچنا ہے۔

اخبارات کی مودودی مطالبات سے بے توجہی

مودودیوں کے اخبار "تسنیم" نے اپنی اشاعت ۱۵ ستمبر (اصل ۱۴ ستمبر) ۵۲ء میں "یہ بے توجہی کیوں" کے زیر عنوان اداریہ تحریر فرمایا ہے۔ اس میں فاضل مدیر نے رنج ظاہر کیا ہے کہ مودودیوں کے "مطالبہ اسلامی دستور" کی بے معنی مہم میں ملکی اخبارات کیوں مودودیوں کے ساتھ تضیع اوقات نہیں کر رہے۔

ہم نے پہلے بھی عرض کیا ہے۔ کہ مودودیوں کی یہ مہم

بے کار مباش کچھ کیا کر
کپڑے ہی ادھیڑ کر سیا کر

کی آئینہ دار ہے۔ اور جس طرح غالب نے اپنی دعائیں ضائع جاتے دیکھ کر یہ دعا مانگنی شروع کر دی تھی کہ ؎

دعا قبول ہو یا رب کہ عمر خضر دراز

اسی طرح مودودیوں نے بھی مخالفت پاکستان میں شکست کھا کر پاکستان میں آتے کے ساتھ ہی مطالبات کی مہم شروع کر رکھی ہے۔ جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آپ بھی اسلامی اخلاق پیدا کرو۔ اور عوام کو بھی اسلامی اخلاق سکھانے کی کوشش کرو۔ تو کہتے ہیں "بھلا یہ بھی کوئی کام ہے۔ ہم تو بس "لے کے رہیں گے کیبنٹ کا"

غضب خدا کا ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ بن بیٹھا ہے۔ جو یو۔ این۔ او میں بھی نماز پڑھتا ہے۔ اور تقریروں میں آیات اللہ اور احادیث نبوی سناتا ہے۔ حالانکہ اگر وہ مسلمان ہوتا۔ تو "مطالبات" کرتا۔ نعرے لگاتا۔ آٹھ نکاتی مطالبہ پر دستخط کرتا۔ یو۔ این۔ او چھلنی نہ ہو کر رہ جاتی۔ تو داغ نام نہیں"۔

روزنامہ "تسنیم" لکھتا ہے:۔

"یہ ایک ایسا مطالبہ ہے۔ جس سے کسی مسلمان کو اختلاف نہیں۔ یہی سبب ہے۔ کہ وہ تمام فرقے جو اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت پر ایمان رکھتے ہیں۔ انفرادی اور اجتماعی دونوں حیثیتوں سے اس مطالبے کے محور پر اکٹھے ہو گئے ہیں۔ .... لیکن ہمارے اخبارات اس عوامی مطالبے کی ہم نوائی تو ایک طرف اس کو ارباب اقتدار تک پہنچانے کا فرض جس طرح انجام دے رہے ہیں۔ اس کا اندازہ ان پر ایک نظر ڈال لینے سے کیا جا سکتا ہے۔ ....
آپ کو ایسا محسوس ہوگا۔ گویا ملک میں اسلامی دستور کے متعلق کوئی آواز نہیں اٹھ رہی۔ اور اس باب میں عوام کے اندر کسی قسم کی کوئی بے چینی نہیں"۔

(روزنامہ تسنیم لاہور ۱۵ ستمبر ۵۲ء)۔

کیا یہ حیرت کی بات نہیں کہ جب اخبارات میں ہی اس مطالبہ کا کوئی ذکر اذکار نہیں۔ تو یہ کس طرح معلوم ہوا۔ کہ ملک کا ملک اس سے گونج رہا ہے۔ اصل غلطی یہ ہے۔ کہ مودودی لئے آٹھ نکاتی مطالبہ کے کارڈوں پر ایسے دستخط کرانے میں ناکام رہے ہیں۔ جو بول بھی سکیں۔ لیٹر بکس ویسے کے ویسے ہی خاموش ہیں جیسے کہ عام طور پر ہوتے ہیں۔ ورنہ ممکن ہے۔ کوئی اخباری رپورٹر سن کر ہی کچھ شائع کر دیتا۔

شذرات

احراری اگر حضرت خاتم النبیینؐ کے زمانہ میں ہوتے

حضرت رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

(۱) الخلافۃ فیاء والنبوۃ
(حجج الکرامہ صہ۱۹۷ کنز العمال جلد ۶ صہ۱۲۹)
اے عباس تم میں خلافت بھی جاری رہے گی اور نبوت بھی۔

(۲) ابو بکر و عمر سید کھول اھل الجنۃ من الاولین والآخرین الا النبیین والمرسلین (ترمذی شریف)
ابو بکرؓ و عمرؓ جنت میں ادھیڑ عمر لوگوں کے سردار ہوں گے۔ مگر پہلے اور پچھلے انبیاؑ کے نہیں

(۳) اطمئن یا عم فانک خاتم المھاجرین فی الھجرۃ کما انا خاتم النبیین فی النبوۃ
(کنز العمال جلد ۶ صہ۱۷۸) اے چچا میں ویسے ہی خاتم النبیین ہوں۔ جیسے کہ تو خاتم المہاجرین ہے۔

ان احادیث میں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد انبیاؑ کے آنے کی کھلے لفظوں میں خبر دی ہے۔ اور خاتم النبیین کے ان معنوں کی تردید فرمائی ہے۔ جو آجکل احراری کر رہے ہیں۔

ہذا احراری اگر حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں موجود ہوتے تو اپنے "جذبہ تحفظ ختم نبوت" کا ثبوت دینے کے لئے حضور انور کے ان بیانات پر ضرور احتجاج عام کرتے ... مکہ اور مدینہ منورہ میں فرضی جنازوں کے ساتھ شاندار جلوس نکالے جاتے۔ طائف میں سنگ باری کی جاتی۔ اور رسول اکرم فداہ امی و ابی کے اخراج کے فتوے دیئے جاتے۔ آخر یہ احرار علما کس کے بھائی ہیں؟

احرار کی شان میں قصیدہ

آزاد (۳۱ اگست ۱۹۵۲ء) میں ایک نظم شائع ہوئی ہے۔ جس کے دو اشعار یہ ہیں:۔

احرار کے دامن میں ہیں انوار الٰہی
احرار کا لشکر ہے محمدؐ کا سپاہی
احرار ہیں بازار شہادت کے خریدار
ہیں تاج نبوت کے نگہدار فداکار

"تاج نبوت کے نگہداروں" کی شان میں مولوی ظفر علی صاحب ایڈیٹر زمیندار نے بھی ایک قصیدہ رقم فرمایا ہے۔ احراری مقام سے بے انصافی ہوگی اگر اس کا ذکر نہ کیا جائے۔ آپ فرماتے ہیں

اللہ کے قانون کی پہچان سے بیزار
اسلام اور ایمان اور احسان سے بیزار
ناموس پیمبر کے نگہبان سے بیزار
کافر سے موالات مسلمان سے بیزار
اس پر ہے یہ دعوے کہ ہیں اسلام کے احرار
احرار کہاں کے ہیں یہ اسلام کے غدار
پنجاب کے احرار۔ اسلام کے غدار

حضرت خاتم النبیینؐ ناکام ہوئے اور تلوار کامیاب رہی؟

دسمبر ۱۹۲۶ء میں مشہور معاند اسلام شردھانند کے قتل پر گاندھی نے کہا۔

"اسلام ایسے ماحول میں پیدا ہوا ہے۔ جس کی فیصلہ کن طاقت پہلے بھی تلوار تھی اور آج بھی تلوار ہے۔" (الجہاد فی الاسلام صہ۱۱)

اس نظریہ کے جواب میں علامہ ابو الاعلےٰ صاحب مودودی نے "تحریک اسلامی" کے علمبردار ہونے کی حیثیت میں جو "باطل شکن" جواب دیا۔ وہ قارئین کے "اضافہ ایمان" کی خاطر درج ذیل کیا جاتا ہے فرماتے ہیں:۔

"رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ۱۳ برس تک عرب کو اسلام کی دعوت دیتے رہے۔ وعظ و تلقین کا جو مؤثر سے مؤثر انداز ہوسکتا تھا اسے اختیار کیا گیا۔ مضبوط دلائل دیئے واضح بحثیں پیش کیں فصاحت و بلاغت اور زور خطابت سے دلوں کو گرمایا اللہ کی جانب سے محیر العقول معجزے دکھائے۔ لیکن قوم نے آپ کی دعوت قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ لیکن جب وعظ و تلقین کی ناکامی کے بعد داعی اسلام نے ہاتھ میں تلوار لی۔ تو دلوں سے رفتہ رفتہ بدی و شرارت کا زنگ چھوٹنے لگا طبیعتوں سے فاسد مادے خود بخود نکل گئے روحوں کی کثافتیں دور ہوئیں۔ (غرضیکہ) اسلام کی تلوار نے ان پردوں کو چاک کر دیا۔ ان حکومتوں کے تختے الٹ دیئے۔ جو حق کی دشمن اور باطل کی پشت پناہ تھیں"۔ (الجہاد فی الاسلام طبع دوم صہ۱۳۷-۱۳۸)

مودودی صاحب کا "جوشِ صالحیت" ملاحظہ ہو کہ گاندھی کے نظریہ کا جواب دینے کی بجائے بڑی فصاحت و بلاغت سے اعلان کر رہے ہیں کہ یہ نہ کہو کہ اسلام کی فیصلہ کن طاقت پہلے بھی تلوار تھی۔ اور آج بھی تلوار ہے۔ بلکہ یہ کہو کہ حضرت خاتم النبیین سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم (نعوذ باللہ) ناکام ہوئے اور تلوار کامیاب رہی۔

یہ کونسا قرآن ہے۔

ایک احراری مولوی نے کہا

"مسئلہ ختم نبوت اظہر من الشمس ہے قرآن پاک کی ایک سو سے زائد آیات بطور دلیل پیش کی جاسکتی ہے"۔
(آزاد ۲۷ اگست ۱۹۵۲ء)

"ختم نبوت" سے مراد اگر رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع و غلامی سے فیض یافتہ نبوت کی بندش ہے تو موجودہ قرآن میں تو سو چھوڑ ایک بھی ایک ایسی آیت نہیں۔ جس میں ایسی نبوت کو منقطع کہا گیا ہو۔ بلکہ اس میں تو صاف لکھا ہے

ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقا (نساء ع ۹)

یعنی جو شخص اللہ اور رسول کی اطاعت کرے گا نبیوں صدیقوں شہیدوں اور صالحین میں سے بن جائے گا۔

معلوم نہیں احراری مولوی صاحب قرآن کا حوالہ دے رہے ہیں؟

سر محمد اقبال اور جمعیۃ العلماء

"جب قادیانیت کا انحصار پنڈت نہرو پر تھا" اس عنوان کے نیچے زمیندار میں ڈاکٹر سر محمد اقبال کا ایک بیان مسلسل کئی اقساط میں چھپ چکا ہے۔

یہ بیان پہلی مرتبہ جب سر محمد اقبال کی زندگی میں شائع ہوا تو اس وقت جمعیۃ علماء ہند کی طرف سے جن خیالات کا اظہار کیا گیا۔ ان کا معلوم کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ چنانچہ "الجمعیۃ" نے جہاں یہ لکھا کہ

"ہمیں اس تضاد کے متعلق کوئی صفائی پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ جو پنڈت جواہر لال نہرو نے مرزائے قادیان اور سر آغا خاں کے متعلق سر محمد اقبال کے اعلان اور سکوت میں نمایاں کیا ہے۔ کیونکہ ہمارے نزدیک ان کے مضامین کا یہ جزو ایسا نہیں ہے جس کی معقولیت پر اعتراض کر کے بیکار رد و قدح کی جائے"۔

وہاں صاف الفاظ میں یہ بھی لکھا:۔

"سر محمد اقبال یا ان کی پارٹی کے دوسرے حضرات کے ساتھ قوم پرور مسلمانوں کو جو اختلاف ہے۔ اس کی بنیاد ہی یہ ہے کہ اول الذکر اصحاب کا طرز عمل نامعقول اور اسلام کے اصولوں کے سراسر منافی سمجھا جاتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا اور وہ مسلمان جو سر محمد اقبال کے مخالف ہیں۔ یہ سمجھتے ہیں کہ ان کا طرز عمل اسلام کے عین مطابق ہے۔ جیسا کہ پنڈت جواہر لال نہرو نے اپنے مضامین میں بعض مقامات پر ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ تو شاید ہندوستان کے اندر ایک مسلمان بھی نہ ملتا۔ جسے سر محمد اقبال کے مسلک سے کسی قسم کا اختلاف ہوتا۔ ہندو قوم پرستوں سے ملکر جدوجہد کرنے والوں اور ان کے مخالف فرقہ پرست مسلمانوں میں حقیقۃً اصولی اختلاف ہی یہ ہے۔ کہ جہاں قوم پرور مسلمان ملک کی جنگ آزادی میں دوسری اقوام کے دوش بدوش قربانیاں پیش کرنا اپنا مذہبی و وطنی فرض سمجھتے ہیں۔ وہاں اکثر سرکار پرست مسلمانوں کے سامنے ذاتی اغراض و مقاصد کے سوا جن کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور کچھ بھی نہیں ہے۔" (الجمعیۃ ۲۰ دسمبر ۱۹۳۵ء)

گویا جمعیۃ العلماء ہند کے نزدیک جہاں سر محمد اقبال کا یہ طریق عمل معقولیت کے سراسر خلاف تھا۔ کہ انہوں نے جماعت احمدیہ کو تو سیاسی لحاظ سے مسلمانوں سے خارج کرنے کا مطالبہ کیا۔ مگر سر آغا خاں کے متعلق نہ صرف ساکت رہے بلکہ اسے اپنا سیاسی راہنما تسلیم کیا۔

وہاں اسکے نزدیک سر محمد اقبال کے پیش نظر ذاتی اغراض و مقاصد کے سوا جن کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہے اور کچھ بھی نہیں تھا۔

جمعیۃ العلماء کے اس جامع مانع تبصرہ کے بعد ہمارا

چوہدری محمد عبداللہ صاحب رضی اللہ عنہ مرحوم لائلپوری درویش قادیان کے مختصر حالات زندگی

(از مکرم و محترم مولوی عبدالرحمن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ قادیان)

چوہدری محمد عبداللہ صاحب مرحوم جن کی وفات قادیان میں مورخہ ۲۶ ؍ ۸ ؍ ۵۲ پونے چھ بجے بعد دوپہر ہوئی کے مختصر حالات جو یہاں سے معلوم ہو سکے ہیں درج کئے جاتے ہیں۔

آپ کی پیدائش ۱۸۷۰ء کے قریب چوہدری علی گوہر صاحب کے ہاں ان کے آبائی وطن موضع دھنی دیو ضلع سیالکوٹ میں ہوئی۔

۱۹۰۰ء کے لگ بھگ آپ اپنے والدین کے ساتھ چک ۳۳۲ ر.ب ضلع لائلپور میں جہاں ان کے والدین کو زمین ملی تھی چلے گئے تھے۔ اس کے بعد سے اب تک ان کے خاندان کا بیشتر حصہ اسی جگہ مقیم ہے۔ آپ کی صحت شروع سے ہی اچھی تھی۔ اور جوانی میں انہوں نے اچھی اچھی ورزشیں کیں۔ اور بڑھاپے میں جب کہ ان کی عمر ستر سال سے تجاوز کر چکی تھی۔ ان کی صحت اکثر بوڑھوں سے اچھی تھی۔ اس بڑھاپے کی عمر میں ڈھائی من کی بوری وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ بآسانی لے جاتے قادیان کے موجودہ زمانہ درویشی کا عرصہ انہوں نے سوائے چند بار کی معمولی علالت کے بفضلہ باصحت گذارا۔

آپ کے والد تو احمدی نہ ہو سکے۔ ان کے خاندان میں پہلے احمدی ان کے چھوٹے بھائی مولوی تاج دین صاحب لائلپوری ہیں جو آجکل بطور ہیڈ قاضی محکمہ قضاء ربوہ ہیں۔ جو بچپن ہی میں احمدی ہو گئے۔ ان کے بعد ان کے دوسرے بھائی چوہدری نواب الدین صاحب حال چک ۳۳۲ لائلپور نے بیعت کی اور ۱۹۰۸ء میں آپ نے بھی بیعت کر لی۔ ان کے خاندان کے احمدی ہونے کے بعد ان کی برادری والوں نے جن میں ایک ذیلدار بھی تھے۔ کئی رنگوں میں کئی دفعہ مخالفت کی۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان کا خاندان ان سے ہر رنگ میں محفوظ رہا۔ اللہ تعالیٰ آئندہ بھی محفوظ و مامون رکھے۔ آمین

آپ ۱۱ مئی ۱۹۴۷ء کو اس نیت سے قادیان آئے کہ دوبارہ آبادی قادیان تک یہیں رہیں گے خواہ زندہ رہیں یا فوت ہو جائیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اس عہد کو پورا کر دیا۔ جبکہ آپ کی روح ۲۶ ؍ ۸ ؍ ۵۲ کو قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ اور آپ کو بہشتی مقبرہ کے درویشان والے قطعہ میں رات دس بجے کے قریب دفن کر دیا گیا۔

چوہدری محمد عبداللہ صاحب کی اولاد میں سے اس وقت ایک لڑکا محمد ابراہیم صاحب رشید اور چار لڑکیاں زندہ ہیں۔ پانچوں ہی شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ ان کے علاوہ چوہدری صاحب موصوف کے چار لڑکے فوت ہو چکے ہیں۔ آپ کے تین چھوٹے بھائی بھی بفضلہ زندہ ہیں۔ ایک چوہدری نواب دین صاحب چوہدری اللہ بخش صاحب اور تیسرے مولوی تاج دین صاحب قاضی محکمہ قضاء ربوہ ہیں۔ اول الذکر دونو بھائی چک ۳۳۲ ضلع لائلپور میں رہائش پذیر ہیں۔ اور مولوی تاج دین صاحب فاضل ربوہ بود و باش رکھتے ہیں۔

میں نے ان کو عرصہ قریباً پانچ سال میں اچھی طرح دیکھا ہے۔ ان کے اعمال و اخلاق و اطوار کا جو اثر میں نے اخذ کیا۔ اس کا بھی مختصر تذکرہ کر دینا مناسب ہے۔ آپ کے دل میں احمدیت کی محبت اور اخلاص کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ احمدیت کے خلاف کوئی بات سن کر برداشت نہ کرتے تھے۔ بلکہ ہمیشہ بات کہنے والے کو مناسب رنگ میں مناسب جواب دے کر خاموش کر دیتے [illegible] اپنی ذات کے متعلق ہر بات برداشت کر کے اکثر درگذر ہی سے کام لیتے۔ اور مناسب رنگ میں مخاطب کو سمجھانے کی کوشش کرتے۔

سلسلہ کے کاموں میں ہمیشہ جوانمردوں کا سا نمونہ دکھلاتے اور جوانوں کے برابر کام کرتے ایک دفعہ کا ذکر ہے ریتی چھلہ سے لنگر خانہ کے لئے ایندھن مزید آگیا اور سب درویش نماز عصر کے بعد اسکو لانے کے لئے گئے۔ ایندھن میں ایک لکڑی جو ٹیڑھی سی تھی جس کو کسی درویش نے نہ اٹھایا (باقی تمام لکڑیاں دوست اٹھا کر لے گئے) باقی رہ گئی چوہدری عبداللہ صاحب مرحوم نے جب دیکھا۔ کہ اسکو کوئی نہیں اٹھاتا۔ تو دوستوں کو کہا کہ اسکو میرے سر پر رکھ دو۔ چنانچہ وہ اسکو اٹھا کر لنگر خانہ لے آئے۔ اسی طرح ہر سال برائے کسیر ماہ دسمبر میں جلسہ سالانہ سے قبل ہمارے ساتھ جاتے وہاں کسیر کاٹنے اٹھانے اور لانے میں دوسروں کے ساتھ ساتھ برابر کام کرتے رہتے اسی طرح ۱۹۵۰ء میں ایک دفعہ گندم کی کئی بوریاں مسجد اقصےٰ سے دوسری جگہ منتقل کیں۔ جن میں سے ہر ایک کا وزن ڈھائی ڈھائی پونے تین تین من پختہ تھا۔

آپ کو احکام شریعت اور سنت رسول صلے اللہ علیہ وسلم کا بہت پاس تھا۔ اس کی پابندی خود وہ کرتے اور دوسروں [illegible] عملی نمونہ سے کروانا چاہتے تھے۔ چنانچہ یہ دیکھا گیا کہ جب وہ کہیں سے گذرتے یا مسجد میں جاتے یا واپس آتے یا کسی مجلس میں جاتے یا واپس آتے تو بلند آواز سے السلام علیکم کہتے۔ کثرت سے السلام علیکم کہنے کی وجہ سے وہ اسی نام سے معروف ہو گئے اور اکثر دوست ان کو بابا السلام علیکم کہتے اور وہ بھی اس سے برا نہ مناتے۔

آپ بہت صاف گو تھے۔ بات کو چھپا کر نہ رکھتے بلکہ جرأت سے دوسرے کو کہہ دیتے تھے اور دوسرے کو اس کی غلطی کی طرف توجہ دلا دیتے تھے۔ گویا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کہ اگر کوئی بری بات دیکھو تو اس کو ہاتھ یا زبان سے روکو یا کم از کم دل سے برا مانو پر حتی الوسع پورے طور پر عامل تھے۔

آپ کو اپنی عادات پر کافی حد تک کنٹرول تھا جس کی وجہ سے انہوں حقہ نوشی کی بری عادت کو بڑھاپے میں ترک کر دیا۔ اور ترک کرنے کے بعد کبھی حقہ نہ پیا۔

غیر مناسب رواجوں اور کاموں کی اصلاح ...... کی کوشش کرتے۔ چنانچہ ایک عرصہ تک مسجد مبارک میں رومالوں وغیرہ سے جگہ معین کرنیوالوں کی اصلاح کی کوشش کرتے رہے۔ آپ اس طریق کو غلط بتلاتے ہوئے کہتے جو مسجد میں پہلے آئے۔ اس کی جہاں مرضی ہو بیٹھے۔ چنانچہ [illegible] اسی طرح ہے۔

نماز تہجد کے عادی تھے۔ تہجد کے لئے قریباً سب درویشوں سے پہلے اٹھتے اور مسجد مبارک میں آکر مسجد کے ہر حصہ میں نوافل ادا کرنے کی کوشش کرتے۔ ان کے سب سے پہلے آنے پر بعض دوسرے دوست جو مسجد میں سوتے ہوئے ہنستے بعض دفعہ شاکی ہوتے کہ بابا جی آدھی رات کو آکر بتی جلا دیتے ہیں۔

نماز باجماعت کا خاص خیال رکھتے نماز کے وقت سے کچھ دیر پہلے مسجد میں آجاتے تھے اور مسجد میں ذکر الٰہی کرتے یا کسی دوست سے مسئلے مسائل کی بات چیت اذان تک کرتے۔ جب اذان کا وقت ہو جاتا اور موذن کسی وجہ سے وہاں موجود نہ ہوتا تو خود اذان دے دیتے ان کی آواز خاصی اونچی تھی۔ نماز حتی الوسع باجماعت ہی ادا کرتے اور چھوٹی موٹی بیماری کو اس میں حارج نہ ہونے دیتے۔

چوہدری محمد عبداللہ صاحب کو تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ باغ کی طرف یا بعض دفعہ دوسرے قریبی دیہات کی طرف چلے جاتے اور غیر مسلموں کو جو ان کو ملتے تبلیغ کرتے رہتے۔ اور تبلیغ کی وجہ سے ان کی واقفیت کافی وسیع تھی چنانچہ [illegible] مہنت صاحب آئے۔ جو ہم سب سے ناآشنا تھے۔ مہنت صاحب نے ہم سب میں سے چوہدری صاحب موصوف کو پہچان لیا۔ کیونکہ کافی عرصہ پہلے چوہدری صاحب نے انہیں تبلیغ کی تھی۔

چوہدری صاحب باوجود ان پڑھ ہونیکے بعض علم والوں سے مسئلے مسائل زیادہ جانتے تھے اسلام کے اکثر مسائل سے واقف تھے۔ ان کو مزید معلومات حاصل کرنے کا شوق کافی تھا۔ چنانچہ اخبار الفضل بدر وغیرہ پڑھوا کر سنتے اور ذہن نشین کرتے جاتے اور ان میں مذکورہ احکام پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتے۔ قریباً ایک سال سے انہیں پڑھائی کی طرف زیادہ توجہ ہو گئی تھی۔ قاعدہ یسرنا القرآن اور اردو کا قاعدہ سبقاً سبقاً پڑھنے کے علاوہ تختی پر لکھنا بھی سیکھتے تھے۔ چنانچہ اپنا اور اپنے بھائیوں کا نام لکھنا سیکھ چکے تھے۔

چندوں کی ادائیگی میں پیش پیش رہتے تھے اور اپنے ذمہ کوئی چندہ بقایا نہ رہنے دیتے اس بات کو اچھی طرح جانتے تھے کہ جس طرح نماز روزہ فرض ہے اسی طرح چندہ کی ادائیگی بھی ضروری ہے۔ اور بقایا دار قابل مواخذہ ہوتا ہے چنانچہ ان کے ذمہ چک ۳۳۲ کے بجٹ کے حساب سے کچھ بقایا رہ گیا۔ جس کی ادائیگی ان کے قادیان آنے کی وجہ سے نہ ہو سکی۔ اس بقایا کی ان کو بہت تکلیف تھی۔ چنانچہ [illegible] بیت المال ربوہ کو کئی دفعہ لکھا کہ وہ چونکہ قادیان میں وہ چندہ ادا نہیں کر سکتے۔ اب جن کے پاس جائداد ہے وہ ہی ادا کر سکتے ہیں اور کرتے ہیں۔ سو ان سے مطالبہ ہونا چاہیئے۔ چنانچہ نظارت بیت المال ربوہ نے بعد تحقیق ان کا بقایا صاف کر دیا۔ جس کی ان کو بہت خوشی ہوئی۔ چندہ تحریک جدید انہوں نے اپنی طرف سے اور اپنی والدہ مرحومہ کی طرف سے بیسویں سال تک ادا کر دیا ہوا تھا۔ بعض اوقات وہ قرض لے کر چندہ ادا کر دیتے اور پھر قرض اپنے قلیل وظیفہ سے آہستہ آہستہ ادا کرتے رہتے۔

فرائض کی ادائیگی کے علاوہ وہ نوافل میں بھی کسی سے پیچھے نہ رہے۔ پیرانہ سالی میں رمضان کے پورے روزے رکھنے کے علاوہ اس سال بھی دس نفلی روزے رکھے۔ اسی طرح گذشتہ سالوں میں بھی وہ فرضی و نفلی روزے رکھتے رہے رمضان میں بعض دفعہ مؤذن کمزوری کی وجہ سے اذان سے ہچکچاتے تو یہ بخوشی اذان دیتے تھے

خدا ترسی کا وصف بھی ان میں موجود تھا۔ چنانچہ فقراء کو اپنے کھانے میں سے اکثر اوقات دیتے تھے۔ اسی طرح حسب توفیق نقدی سے بھی مستحقین کی امداد سے گریز نہ کرتے۔

(باقی ص ۸ پر دیکھو)

"توفّی" کے اصل معنے اور مودودی صاحب

(از مکرم غلام حیدر خان صاحب)

مودودی صاحب اپنی تفسیر "تفہیم القرآن" میں زیر آیت یا عیسٰی انی متوفیک ورافعک الیّ لکھتے ہیں۔ "توفّی کے اصل معنی لینے اور وصول کرنے کے ہیں" "روح قبض کرنا" اس لفظ کا مجازی استعمال ہے نہ کہ اصل لغوی معنی یہاں یہ لفظ انگریزی لفظ (To Recall) کے معنی میں مستعمل ہوا ہے یعنی کسی عہدہ دار کو اس کے منصب سے واپس بلا لینا" آپ مندرجہ بالا آیت کا ترجمہ ان الفاظ میں کرتے ہیں:

"اے عیسٰی میں تجھے واپس بلاؤں گا اور تجھ کو اپنی طرف اٹھاؤں گا"

اسی طرح فلما توفیتنی کے معنی کرتے ہیں:

"جب آپ نے مجھے واپس بلا لیا"

مودودی صاحب کے بیان کردہ معنوں کی رو سے ان آیات کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ عیسٰی علیہ السلام کو پہلے انکے منصب یعنی نبوت سے واپس بلا لیا یعنی عہدہ چھین لیا گیا اور پھر ان کو اوپر اٹھا لیا گیا اور دوسرے معنی "واپس بلا لیا" سے یہ ہو سکتے ہیں کہ جہاں سے عیسٰی علیہ السلام آئے تھے اللہ تعالےٰ کے حکم سے پھر وہیں واپس چلے گئے۔ مودودی صاحب انی متوفیک کی تفسیر میں بیان کرتے ہیں (یہودی) "علماء و فقہا نے سازش کر کے حضرت عیسٰی کو رومی سلطنت سے سزائے موت دلوانے کی کوشش کی۔ اس کے بعد بنی اسرائیل کی فہمائش پر مزید وقت صرف کرنا بالکل فضول تھا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے اپنے پیغمبر کو واپس بلا لیا" اب سوال یہ ہے کہ آپ کی واپسی کہاں ہوئی؟ واپس جانے کا مطلب تو یہی ہوتا ہے کہ جہاں سے کوئی آیا ہے وہیں جائے۔ مثلاً کوئی شخص کراچی سے لاہور آیا ہوا ہے اب اگر لاہور سے کراچی ہی جاتا ہے تب تو کہیں گے واپس چلا گیا لیکن اگر لاہور سے پشاور چلا جاتا ہے تو پھر اس کو واپس چلے جانے سے تعبیر نہیں کریں گے۔ پس صاحب تفسیر "تفہیم القرآن" ہی واضح کریں کہ عیسٰی علیہ السلام کہاں سے آئے تھے جو وہاں واپس ہو گئے۔ قرآن سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہر انسان عدم سے ہی آتا ہے اور عدم کو ہی جاتا ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے کنتم امواتاً فاحیاکم ثم یمیتکم (بقرہ) یا دوسرے الفاظ میں ہر انسان کی واپسی اللہ تعالےٰ کی طرف ہوتی ہے کیونکہ وہی بھیجنے والا ہے۔ اور وہ واپسی ملک الموت کے ذریعہ ہوتی ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں آتا ہے قل یتوفّٰکم ملک الموت الذی وکل بکم ثم الیٰ ربکم ترجعون (سجدہ) اور منصب یا عہدہ سے واپسی انبیاء علیہم السلام کی نہیں ہوا کرتی اور نہ ہم یہ خیال کرتے ہیں کہ مودودی صاحب کا یہ عقیدہ ہوگا۔

مودودی صاحب لکھتے ہیں "روح قبض کرنا اس لفظ کا مجازی استعمال ہے نہ کہ اصل لغوی معنی"۔ لیکن مودودی صاحب توفّی کے "اصل لغوی معنی" پر کوئی دلیل نہیں لائے یعنی جس صورت میں یہ لفظ یہاں استعمال ہوا ہے اس صورت میں یہ لفظ کلام عرب میں، حدیث میں یا قرآن کریم میں جہاں کہیں بھی استعمال ہوا ہو۔ اس کی ایک نظیر پیش کرتے کہ دیکھو کہ لفظ توفّی باب تفعّل سے ہے اللہ تعالےٰ فاعل ہے اور ذی روح مفعول ہے اور اس کے معنی روح قبض کرنا نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے تقریباً ساٹھ برس سے یہ چیلنج ہے کوئی مثال ان معنوں کے خلاف پیش کرو تو انعام لو۔ حضور فرماتے ہیں:-

"اگر کوئی شخص قرآن کریم سے یا کسی حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یا اشعار وقصائد نظم ونثر قدیم وجدید عرب سے یہ ثبوت پیش کرے کہ کسی جگہ توفّی کا لفظ خدا تعالےٰ کا فعل ہونے کی حالت میں ذوی الروح کی نسبت استعمال کیا گیا ہو وہ بجز قبض روح اور وفات دینے کے کسی اور معنی پر بھی اطلاق پا گیا ہے یعنی قبض جسم کے معنی میں بھی مستعمل ہوا ہے۔ تو میں اللہ جلشانہ کی قسم کھا کر اقرار صحیح شرعی کرتا ہوں کہ ایسے شخص کو اپنا کوئی حصہ ملکیت کا فروخت کر کے مبلغ ہزار (۱۰۰۰) روپیہ نقد دوں گا اور آئندہ اس کے کمالات حدیث دانی اور قرآن دانی کا اقرار کر لوں گا"

(ازالہ اوہام جلد دوم ص ۳۷۵)

اب ذرا لغت میں بھی لفظ "توفّی" کے معنی ملاحظہ ہوں "اقرب الموارد" میں ہے توفّی اللہ زیداً ای قبض روحہ اللہ تعالےٰ نے زید کی روح قبض کر لی یا جان نکال لی توفّی فلانٌ مجہولاً ای قبضت روحہ ومات توفّی صیغہ مجہول کے معنی ہیں اس کی جان نکال لی یعنی وہ مر گیا۔ فاللہ المتوفّی والعبد المتوفّٰی یعنی اللہ تعالےٰ متوفّی (وفات دینے والا) ہوتا ہے اور انسان متوفّٰی (یعنی وفات پانے والا)

اور قاموس میں ہے اوفیٰ فلاناً حقہٗ اعطاہ وافاہ واستوفاہ وتوفاہ والوفاۃ الموت وتوفی اللہ قبض روحہٗ کہ جو لفظ توفی استیفا یعنی پورا پورا لینے کے معنی دیتا ہے وہ ایفا توفیۃ اور موافاۃ کا مطاوع اور لفظ وفیٰ سے ماخوذ ہے اور اس کا مفعول کوئی حق یا مالیت ہوتی ہے اور جس لفظ توفّی کے معنی قبض روح کے ہوتے ہیں وہ لفظ وفاۃ سے ماخوذ ہے۔ جس کے معنی موت کے ہیں اور توفاہ اللہ کے معنی ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے اس کی روح قبض کر لی یعنی جان نکال لی۔

کلیات ابو البقاء میں ہے والفعل من الوفاۃ یعنی یہ فعل لفظ وفاۃ سے ماخوذ ہے جس کے معنی موت کے ہیں" (بحوالہ تفسیر کبیر جلد ۳ ص ۱۳۵ تالیف حضرت امام جماعت احمدیہ)

خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک معزز صحابی حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے متوفیک کے معنی ممیتک یعنی میں تجھے موت دوں گا لکھے ہیں (بخاری کتاب التفسیر) اور حضرت امام بخاریؒ نے ان معنوں کو اپنی صحیح میں فلما توفیتنی کے ضمن میں لا کر گویا فلما توفیتنی کے معنی بھی کر دیئے۔ جب تو نے مجھے موت دی۔

پس مودودی صاحب کے بیان کردہ معنی نہ صرف لغت کے خلاف ہیں بلکہ صحابہ کے بیان کردہ معنوں کے بھی خلاف ہیں اور قرآن کریم کے بھی خلاف ہیں۔ قرآن کریم میں یہ لفظ متنازعہ فیہ جگہ کے علاوہ ۲۳ جگہ استعمال ہوا ہے (یعنی توفّی کے مشتقات) اور ہر جگہ اس کے معنی قبض روح کے ہیں۔ خود مودودی صاحب نے اپنی "تفہیم القرآن" میں قبض روح کے معنی کئے ہیں جیسا کہ آیت ان الذین توفّٰھم الملائکۃ ظالمی انفسھم کا ترجمہ کرتے ہیں کہ:

"جو لوگ اپنے نفس پر ظلم کر رہے تھے ان کی روحیں جب فرشتوں نے قبض کیں"

(تفہیم القرآن ص ۳۸۶)

مودودی صاحب لکھتے ہیں کہ:-

"بعض لوگ جن کو مسیحؑ کی طبعی موت ثابت کرنے پر اصرار ہے سوال کرتے ہیں کہ توفّی کا لفظ قبض روح وجسم پر استعمال ہونے کی کوئی اور نظیر ہے؟ لیکن جبکہ قبض روح وجسم کا واقعہ تمام نوع انسانی کی تاریخ میں پیش ہی ایک مرتبہ آیا ہو تو اس معنی پر اس لفظ کے استعمال کی نظیر پوچھنا محض ایک بے معنی بات ہے۔ دیکھنا یہ چاہیئے کہ اصل لغت میں اس استعمال کی گنجائش ہے یا نہیں، اگر ہے تو ماننا پڑے گا کہ قرآن نے رفع جسمانی کے عقیدہ کی صاف تردید کرنے کی بجائے یہ لفظ استعمال کر کے ان قرائن میں اور قرینہ کا اضافہ کر دیا جس سے اس عقیدہ کو اٹھی مدد ملتی ہے ورنہ کوئی وجہ نہ تھی کہ وہ موت کے صریح لفظ کو چھوڑ کر وفات کے محتمل المعنیین لفظ کو ایسے موقع پر استعمال کرتا جہاں رفع جسمانی کا عقیدہ پہلے سے موجود تھا"

(تفہیم القرآن تفسیر زیر آیت بل رفعہ اللہ الیہ)

مودودی صاحب نے یہ اقرار تو خود ہی کر لیا کہ لفظ توفّی کے معنے قبض روح وجسم کی اور کوئی نظیر نہیں۔ ہاں یہ کہتے ہیں کہ "قبض روح وجسم کا واقعہ ساری نوع انسانی کی تاریخ میں" صرف حضرت عیسٰی علیہ السلام ہی کو پیش آیا ہے۔ لیکن جیسا کہ ظاہر ہے اس کی بھی کوئی یقینی دلیل ان کے پاس موجود نہیں کہ عیسٰی علیہ السلام کو ضرور ایسا واقعہ پیش آیا ہے اور نہ ہی مودودی صاحب نے یہ بتایا ہے کہ الہاماً ان کو بتایا گیا ہے کہ عیسٰی علیہ السلام کی روح وجسم دونوں قبض کئے گئے ہیں بلکہ ائمہ اور صلحاء سلف میں ایسے لوگوں کی شہادتیں موجود ہیں جو قرآن کریم کے انہیں متنازعہ فیہ مقامات سے عیسٰی علیہ السلام کی موت یعنی قبض روح مراد لیتے ہیں جیسے صحابہ رضی میں سے حضرت ابن عباس رضی کا مذہب اس بارہ میں صحیح بخاری میں موجود ہے۔ حضرت امام مالک کا قول ہے مات عیسٰی (اکمال الاکمال) امام ابن حزم کا مذہب ہے کہ عیسٰیؑ فوت ہو گئے (جلالین) کنز العمال میں آپ کی عمر ۱۲۰ سال بیان کی گئی ہے طبقات ابن سعد میں حضرت امام حسن رضی کا خطبہ ہے کہ حضرت عیسٰیؑ کی روح اکیس (۲۱) رمضان کو قبض کی گئی تھی اور سب سے بڑھ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات پر تمام صحابہ رضی اللہ عنہم کا اجماع کہ آنحضرت صلعم سے پہلے کے سب رسول فوت ہو چکے ہیں (ملاحظہ ہو بخاری مناقب ابو بکر جلد ۲) پس مودودی صاحب کا یہ قول کہ "ساری نوع انسان کی تاریخ میں یہ واقعہ "قبض روح وجسم" کا حضرت عیسٰیؑ کو ہی پیش آیا ہے کوئی وقعت نہیں رکھتا۔ کیونکہ یہ قول محض بے دلیل ہے۔

باقی رہا یہ سوال کہ موت کے صریح لفظ چھوڑ کر وفات کے محتمل المعنیین لفظ کو ایسے موقع پر کیوں استعمال کیا گیا۔ اس وہم کا جواب حضرت مسیح موعودؑ ایک لمبے عرصہ سے دے چکے ہیں۔ ملاحظہ ہو ازالہ اوہام ص ۱۴۰ پر حضور فرماتے ہیں:-

"اور اس جگہ یہ نکتہ بیان کرنے کے لائق ہے کہ قرآن شریف میں ہر جگہ موت کے محل پر توفّی کا لفظ کیوں استعمال کیا ہے اماتت کا لفظ کیوں استعمال نہیں کیا گیا؟ اس میں بھید یہ ہے کہ موت کا لفظ ایسی چیزوں کی فنا کی نسبت بھی بولا جاتا ہے جن پر فنا طاری ہونے کے بعد کوئی روح ان کی باقی نہیں رہتی۔ اسی وجہ سے جب نباتات اور جمادات اپنی صورت نوعیہ کو چھوڑ کر کوئی اور صورت قبول کر لیں تو ان پر بھی موت کا لفظ اطلاق پاتا ہے

جیسے کہتے۔ کہ یہ لوہا مر گیا۔ اور کشتہ ہو گیا۔ اور چاندی کا ٹکڑا مر گیا۔ اور کشتہ ہو گیا۔ ایسا ہی تمام جاندار کیڑے مکوڑے جن کی روح مرنے کے بعد باقی نہیں رہتی۔ اور مورد ثواب و عقاب نہیں ہوتے۔ ان کے مرنے پر بھی توفی لفظ نہیں بولتے۔ بلکہ صرف یہی کہتے ہیں۔ کہ فلاں جانور مر گیا۔ یا فلاں کیڑا مر گیا۔ چونکہ خدا تعالیٰ کو اپنے عزیز کلام میں یہ منظور ہے۔ کہ کھلے کھلے طور پر یہ ظاہر کرے۔ کہ انسان ایک ایسا جاندار ہے۔ کہ جس کی موت کے بعد بکلی اس کی فنا نہیں ہوتی، بلکہ اس کی روح باقی رہ جاتی ہے۔ جس کو قابض ارواح اپنے قبضہ میں لے لیتا ہے۔ اسی وجہ سے موت کے لفظ کو ترک کر کے اس کی بجائے "توفی" کا لفظ استعمال کیا ہے۔ تا اس بات پر دلالت کرے۔ کہ ہم نے اس پر موت وارد کر کے بکلی اس کو فنا نہیں کیا۔ بلکہ صرف جسم پر موت وارد کی ہے۔ اور روح کو اپنے قبضہ میں کر لیا ہے، اور اس لفظ کے اختیار کرنے میں دہریوں کا رد بھی منظور ہے۔ جو بعد موت جسم کے روح کی بقا کے قائل نہیں۔"

(باقی)

اعلان نکاح

مورخہ ۱-۹-۵۲ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ جہلم میں اقبال احمد صاحب ولد چودھری امام الدین صاحب سکنہ ڈنگہ ضلع گجرات کا نکاح لمسمات نجم النساء صاحبہ بنت شیخ احمد صاحب درویش قادیان کے ساتھ بعوض دو ہزار روپیہ ۲۰۰۰/- مہر پر امیر جماعت مولوی عبد المغنی صاحب نے پڑھا۔ دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے نیز سلسلہ کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ سکرٹری مال مستری عبد الرحیم احمدی ۱۵۱ ریلوے برج ورکشاپ جہلم۔

محمد عبد اللہ صاحب درویش قادیان کے حالات

(بقیہ صفحہ ۵)

قادیان اور ربوہ کے ساتھ بہت محبت تھی چنانچہ انہوں نے قادیان میں چار کنال اور ربوہ میں تین کنال زمین خریدی تھی۔ فسادات سے قبل جب یہ چکیں میں رہتے تھے، وہاں سے قادیان آ کر کئی کئی ہفتے قیام رکھتے تھے۔ ربوہ تو ان کو دیکھنا نصیب ہی نہیں ہوا۔ لیکن پھر بھی بستی محبوب میں انہوں نے تین کنال زمین خرید لی تھی،

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور ان کے خاندان اور حضرت نانا جان صاحب مرحوم رضہ کے ساتھ ان کو خاص محبت تھی۔ حضرت نانا جان رضہ نے آپ کا نام بھاگ دین سے تبدیل کر کے عبد اللہ رکھا تھا۔ اس کا تذکرہ وہ بہت محبت سے کیا کرتے تھے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق فرماتے۔ کہ میں نے چاروں طرف خاک چھانی۔ لیکن کہیں تسلی اور اطمینان نصیب نہ ہوا۔ اگر ہوا تو محمود (ایدہ اللہ تعالیٰ) کے ہاتھ پر ہوا۔ اب میں دوسروں کو کیا کروں میرے لئے تو موجودہ زمانہ میں سب سے اچھے یہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا سایہ بابرکت ہمارے سروں پر زیادہ سے زیادہ دیر تک قائم رکھے آمین۔ تمام مذہبی کتب کی عزت کرتے۔ نوجوانوں کو ننگے سر پھرنے سے منع کرتے۔ مذہب کے معاملہ میں جبر جائز نہ سمجھتے وغیرہ۔ غرضیکہ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔

قادیان میں رہائش

۱۹۴۸ء میں آ کر حضرت ام وسیم احمد صاحب کے مکان کے ایک حصہ میں کچھ مقیم رہے۔ اس کے بعد تھوڑا تھوڑا عرصہ متفرق مقامات پر گزارنے کے بعد انہوں نے قریباً دو سال پیشتر مجھے آ کر کہا۔ کہ مجھے مسجد مبارک کے قریب جگہ دی جائے۔ چنانچہ انہیں حضرت نواب صاحب مرحوم کی دکان میں سے ایک دکان (مولوی کرم الٰہی صاحب والی) کھول دی گئی۔ جو ان کے پاس ان کی وفات تک رہی۔

بیماری اور وفات

مورخہ ۲۲ر جولائی کو انہیں بخار ہوا۔ لیکن باوجود بخار کے انہوں نے جمعہ پڑھا۔ یہی بخار ان کی وفات کا باعث ہوا۔ چنانچہ مورخہ ۲۶ر جولائی کو پونے چھ بجے شام وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی وفات احمدیہ ہسپتال کی بالائی منزل میں (سابق دفتر نظارت دعوت و تبلیغ میں ہوئی۔ وہاں سے مہمانخانہ لا کر غسل دیا گیا۔ اور بعد نماز عشاء جنازہ بھی مہمان خانہ میں پڑھا گیا۔ اور بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ ص

ص خدا تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ اور جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل اور اجر جزیل عطا فرماوے وہ اپنی جس خواہش کو لیکر قادیان آئے تھے۔ خدا تعالیٰ نے اسے پورا کر دیا۔ گو یا وہ منھم من قضیٰ نحبہ کے مصداق ہوئے۔ اور ہم ومنھم من ینتظر کے ضمن میں ہیں۔ اب دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ہمارے سب نیک مقاصد میں ان کی طرح کامیاب فرمائے۔ آمین۔

قیمت اخبار الفضل۔ خریداران نوٹ فرمالیں

پاکستان کے لئے

چوبیس ۲۴ روپے سالانہ یکمشت | سات روپے سہ ماہی یکمشت
۱۳/-/- روپے ششماہی " | ۲/۸/ روپے ماہوار "

شرح مذکور کے خلاف جو رقم آئے گی۔ اس کو اڑھائی روپیہ ماہوار کے حساب سے درج حساب کیا جائے گا۔

ہندوستان سے روزانہ اخبار کی قیمت

۳۵/ روپے سالانہ یکمشت | ۹/- روپے سہ ماہی یکمشت
۱۸/- روپے ششماہی " | ۳/- روپے ماہوار "

اس شرح کے خلاف جو رقم آئے گی اس کو تین روپیہ ماہوار کے حساب سے درج حساب کیا جائے گا۔

ہندوستان سے خطبہ نمبر کی قیمت

سالانہ ۷/۸/ روپے یکمشت ماہوار دس آنے جو رقم شرح مذکور کے خلاف آئے گی اس کو دس آنہ ماہوار کے حساب سے شمار کیا جائے گا

خطبہ نمبر کی قیمت پاکستان سے

پانچ روپے سالانہ۔ تین روپے ششماہی۔ آٹھ آنے ماہوار
سمندر پار سے ۳۳/- روپے سالانہ اس سے کم جو رقم آئے گی اس کو تین روپیہ ماہوار کے حساب سے شمار کیا جائے گا۔

(مینیجر الفضل)

ضروری اعلان

جماعت احمدیہ لاہور کے مرکزی دفتر کے لئے مندرجہ ذیل کارکنوں کی فوری ضرورت ہے:-

(۱) "آنریری محاسب"۔ جو دفتر میں کام کے لئے مستعدی کے ساتھ وقت دے سکیں۔
(۲) "آنریری آڈیٹر"۔ جو وقتاً فوقتاً حلقہ جات میں بھی جا سکیں۔
(۳) "نقیب"۔ جو بائیسکل چلانا جانتے ہوں۔ تنخواہ ۳۵/ روپے ماہوار

جو دوست سلسلہ کی خدمت کا شوق رکھتے ہوں مندرجہ ذیل پتہ پر مطلع کریں:-

انچارج دفتر جماعت احمدیہ ۱۳ ٹمپل روڈ لاہور

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوایا کریں۔ وی۔ پی کا انتظار نہ کیا کریں

خط و کتابت کرتے وقت

اور منی آرڈر کوپن پر خریداری نمبر (یہ نمبر چٹ پر ہوتا ہے) ضرور لکھ دیا کریں۔ بغیر نمبر کے تعمیل مشکل ہے

(مینیجر الفضل)

مصر مشرق وسطیٰ کے دفاعی معاہدہ میں شامل ہو جائیگا؟

لنڈن میں قیاس آرائیاں

لنڈن ۱۵ ستمبر۔ یہاں خیال کیا جاتا ہے کہ عرب دفاعی معاہدے سے شاید مشرق وسطیٰ کے وسیع دفاعی پلان میں مصر کی شمولیت میں مدد ملے اور وہ نہایت طاقتور عرب بلاک کی حیثیت سے شریک ہو جائے۔ "سنڈے ٹائمز" کے سفارتی نامہ نگار نے مشرق وسطیٰ کے دفاع کے متعلق جنرل نجیب کے نظریات ..... کو تسلیم کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ مسئلہ امریکہ اور برطانیہ کے نقطۂ نظر سے بہت ہی اہم ہے اور بعض حلقوں کے حوالہ سے بتایا ہے کہ مصر اب عرب لیگ کو ایک مضبوط اور باوقار سیاسی تنظیم میں تبدیل کرنے کی کوشش کریگا۔

اس کے بعد مغربی طاقتوں کے ساتھ اس قسم کی بات چیت ہو گی کہ وہ عربوں کے ساتھ اجتماعی طور پر معاہدہ کریں۔ جس گروپ کا طاقتور ترین رکن مصر ہو گا۔

مزید بتایا گیا ہے۔ کہ اگرچہ جنرل نجیب کچھ عرصہ تک مصر کے اندرونی معاملات میں بہت زیادہ مصروف رہیں گے۔ مگر برطانیہ ہر وقت سوڈان اور مشرق وسطیٰ کے دفاع پر بات چیت کرنے کو آمادہ ہے۔ (اسٹار)

امریکی سائنسدان انسانی ساخت کا پہلا سیارہ تیار کرینگے

لنڈن ۱۵ ستمبر۔ لنڈن میں امریکی سفارتخانے کے سائنٹیفک رابطہ افسر نے برطانی ایسوسی ایشن کے اجلاس میں بتایا ہے کہ امریکی سائنسدان انسانی ساخت کا پہلا سیارہ بنانے کا منصوبہ بنا رہے ہیں یہ سیارہ ۳۰۰ میل سے زیادہ بلندی پر کرۂ ارض کے گرد چکر لگائے گا

اس کا اندازہ ہے کہ اس کی تعمیر پر کروڑوں پونڈ کی لاگت آئے گی یہ سیارہ ایک ۲۲ فٹ کے گولے پر مشتمل ہو گا۔ اور حام کیمیکلز کے ذریعے فضا میں معلق کیا جائے گا۔ اس کے اگلے سرے میں ایٹمی قوت کا ریڈیو ٹرانسمیٹر ہو گا۔ جس کے ذریعے سائنسدانوں کو فضائے بسیط کے اسرار معلوم ہوتے رہیں گے۔ اس کی پوزیشن فضا میں کشش کے ذریعے قائم رکھی جائے گی۔ اس تجربے پر ۵۰ بمبار طیاروں کے برابر لاگت آئے گی۔ اس راکٹ کے ذریعے کسی آدمی کو اوپر بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے یہ سیارہ کئی روز تک کرۂ زمین کے اردگرد چکر لگانے کے بعد آہستہ آہستہ فضا کے ساتھ رگڑ کھا کر قوت کھوتا رہے گا۔ اور پھر زمین پر گر پڑے گا۔ گرنے پر اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ (اسٹار)

انجیل کا ایک نظرثانی شدہ نیا ایڈیشن شائع کیا جا رہا ہے

نیویارک ۱۵ ستمبر۔ گذشتہ ۱۵ سال سے عیسائیت کے ۹۰ عالم انجیل کا ایک نظرثانی شدہ جدید ایڈیشن مرتب کر رہے تھے۔ اب اعلان کیا گیا ہے کہ یہ ایڈیشن اس ماہ کے آخر تک شائع ہو جائے گا۔

امریکی عیسائیوں کا بیان ہے کہ ۳۰۰ سال کے سابق مصدقہ ایڈیشن کے بعد اس کتاب کی اشاعت ایک بہت بڑا مذہبی واقعہ ہو گا اشاعت کے روز ۳۰۰۰ امریکی اور کینیڈین شہروں کے عیسائی تقریبات میں حصہ لیں گے۔ مصدقہ کتاب کی ۱۸۸۱ اور ۱۹۰۱ کے ایڈیشنوں میں بہت سی غلطیاں درست کی گئی تھیں۔ مگر عیسائی عالموں کی رائے تھی۔ ابھی مزید تصحیح کی ضرورت ہے۔ (اسٹار)

میثاق اوقیانوس کے ممالک دفاعی جنگ کی مشق کرینگے

لنڈن ۱۵ ستمبر۔ میثاق اوقیانوس کے ممالک کے جنگی جہازوں کو حکم دیا گیا ہے کہ اگر کسی بھی بیرونی جہاز وغیرہ نے ان مشقوں میں مداخلت کی کوشش کی تو ان پر گولی چلا دی جائے۔ ان اہم اور بڑی دفاعی مشقوں کا بالٹک اور بحیرہ منجمد کے پانیوں میں تجربہ کیا جائے گا۔

بالٹک کے قریب بعض مقامات پر روسی ماہی گیر جہازوں کو دیکھا گیا ہے۔ پندرہ روز کی ان مشقوں میں ناٹو کے ممالک کے ۱۶۰ جنگی جہاز حصہ لے رہے ہیں۔ (اسٹار)

مصر میں ضروریات زندگی کے نرخ کم کرنے کی کوشش

قاہرہ ۱۵ ستمبر۔ مصر میں ضروریات زندگی کے نرخوں کو کم کرنے کے لئے نئے قوانین بڑی سرعت کے ساتھ مرتب کئے جا رہے ہیں اور آئندہ چند دنوں کے اندر اندر انہیں جنرل نجیب کی کابینہ کے سامنے پیش کر دیا جائے گا ← م

م حکومت کا مقصد ہے کہ درمیانی نفع بازوں کا بالکل خاتمہ کر دیا جائے۔ کچھ ایسے قوانین منظور کئے جائیں گے۔ جن کے تحت کارکنوں کی حالت بہتر بنانے اور مزدوروں کے تنازعات کے فیصلے کرنے کا انتظام ہو گا۔ (اسٹار)

برطانیہ اپنے پہلے ایٹم بم کا تجربہ کرنے کیلئے وسیع پیمانے پر تیاری کر رہا ہے

لنڈن ۱۵ ستمبر۔ شمال مشرقی آسٹریلیا کے ساحل سے پرے جزائر مونٹی بیلو میں برطانیہ کے پہلے ایٹم بم کو آزمانے کے لئے نہایت خفیہ طور پر انتظامات مکمل ہو رہے ہیں۔ آزمائش اس ماہ کے آخر میں شروع ہو کر غالباً دس دن تک جاری رہے گی ــــ مغربی آسٹریلیا کے ویران اور بنجر علاقوں کے ۱۲۰۰۰ مربع میل کے رقبہ میں طیاروں کی پرواز یا گاڑیوں وغیرہ کی آمد و رفت پر کڑی نگرانی رکھی جا رہی ہے۔ اور ان کی تعداد حکام کی طرف سے بہت ہی کم کی جا رہی ہے۔ اور اگر کوئی اس علاقہ کا سفر کرنا چاہے۔ تو اسے سرکاری اجازت حاصل کرنی پڑتی ہے۔ در حقیقت مونٹی بیلو کو جانے والے تمام راستوں کی ناکہ بندی کر دی گئی ہے سمندر میں جہازوں کو ہدایت ہے۔ کہ مداخلت کرنے والوں پر کڑی نگاہ رکھی جائے۔ اور طیارے تمام علاقے پر روزانہ دیکھ بھال کی پرواز کرتے ہیں۔

گو ابھی تک یہ نہیں بتایا گیا۔ کہ ایٹمی تجربات کی نوعیت کیا ہو گی۔ مگر یقین کیا جاتا ہے۔ کہ ایٹمی راکٹ جنوبی آسٹریلیا میں ۱۲۰۰ میل کے فاصلہ پر سے راکٹ رینج سے فائر کئے جائیں گے۔ اور سائنسدان ان راکٹوں کے رُخ اور ان کے پھٹنے کے اثرات کا مطالعہ کریں گے۔

مونٹی بیلو کے علاقہ میں بھی جہازوں کے ذریعہ قدیم جہازوں کے ڈھانچوں کو کھینچ کر لایا گیا ہے۔ ان کے ذریعہ پانی کے اندر بھی ایٹم بم کے اثرات کا جائزہ لیا جائے گا۔ (اسٹار)

جاپان کو سوتی تکلے کم کرنے کیلئے کہا جائیگا

لنڈن ۱۵ ستمبر۔ آئندہ ہفتہ برطانوی نقطۂ نظر کے لحاظ سے سوتی کپڑے کی صنعت کی ایک نہایت اہم کانفرنس منعقد ہونے والی ہے۔ جس میں برطانوی کاٹن بورڈ کی دعوت پر برطانیہ۔ جاپان۔ بھارت۔ ہالینڈ۔ امریکہ۔ فرانس۔ اٹلی۔ جرمنی اور بلجیئم کے نمائندے۔ ان کے علاوہ سوئٹزرلینڈ اور سکنڈے نیویا کے مبصرین بھی شرکت کر رہے ہیں۔ کانفرنس میں مستقبل قریب کی بین الاقوامی تجارت کے متعلق غور کیا جائے گا۔

یہاں یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ کہ جاپان کی برآمدات کو کم کیا جائے۔ لیکن ٹیرف اور ٹریڈ کی رکنیت کا مسئلہ جس کے ذریعے جاپان کو بہت زیادہ ترجیحی سہولتیں دی جائیں گی۔ ابھی تک طے نہیں ہوا۔ (اسٹار)

مصر میں طلباء کو سیاسیات سے علیحدہ رکھنے کا فیصلہ کر دیا گیا!

قاہرہ ۱۵ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مصری یونیورسٹیوں کے ریکٹروں نے اپنے انضباطی اقدامات اختیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جو طالب علموں کو غلط قسم کی اور اختلافی سیاسیات سے علیحدہ رکھیں گے۔

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ سیاسی مظاہروں میں طلباء کی شرکت اور پراپیگنڈے کی غرض سے ان کی اسٹرائکوں کے لگاتار سلسلہ کے باعث گذشتہ چند سالوں میں پڑھائی میں بہت زیادہ خلل پڑتا رہا۔ اور جس کے باعث مصر میں تعلیمی معیار خطرناک حد تک پست ہو چکا ہے۔ حکومت کی طرف سے ایک فرمان بھی مرتب کیا جا رہا ہے۔ جس کے تحت طلباء کو سیاسی پارٹیوں اور اداروں میں شامل ہونے کی ممانعت کر دی جائے گی۔

ریکٹروں نے ان اقدامات کو اس لئے تسلیم کر لیا ہے کہ یہ ملک کے بدلتے ہوئے حالات اور نئے دور کی ضروریات کے مطابق ہیں۔ یونیورسٹی کے حکام نے سیاسی پارٹیوں میں شرکت کرنے والے طلباء کو شدید سزائیں دینے کا فیصلہ بھی کیا ہے۔ واضح کیا گیا ہے کہ شام میں اس سے قبل اسی قسم کے اقدامات کئے جا چکے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ طالب علموں کی سیاسی ہوٹی گڑبڑ ختم ہو گئی ہے۔ اور وہ تندہی کے ساتھ اپنی پڑھائی میں مصروف ہو گئے ہیں۔ (اسٹار)

تعطیلات گذارنے والوں کو یورانیم مل گیا

لنڈن ۱۵ ستمبر۔ تعطیلات گذارنے والے چھ اشخاص نے دعوےٰ کیا ہے۔ کہ انہیں کارنیوال میں حسبت کے ایک کارخانے سے یورانیم ملا ہے۔ یہ علاقہ برطانیہ پر رومیوں کے حملہ سے بھی بہت پہلے دھاتیں برآمد کرنے میں بہت زیادہ مشہور تھا۔

مذکورہ چھ اشخاص ناٹنگھم شائر کے کالج کے طالب علم ہیں۔ ان کا بیان ہے۔ کہ جو دھات انہوں نے نکالی ہے۔ اس میں ۲۵ فیصدی یورانیم اکسائیڈ ملا ہوا ہے۔ (اسٹار)